Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۸ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۲۱ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۲۱ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۲

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریکِ جدید اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۹۱ء کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی "طبیعت خدا کے فضل سے ٹھیک ہے۔ ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ چند دن تک انگلستان آجائیں گی ....."

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوگی کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں، قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے، اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔

لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے فرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں، کسی مخالفت کی حاجت نہیں وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۹)

ربوہ: ۱۹ر جولائی آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ مکرم مولانا محمد الدین صاحب ناز نے پڑھائی اور خطبہ میں سورہ عصر کی تشریح بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ عصر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں نے حق کے ساتھ کامل وابستگی اور ابتلاء مصائب کے ادوار میں صبر واستقامت کی ایسی مثالیں چھوڑی ہیں جن کی نظیر پیش کرنا مشکل ہے۔ اس ضمن میں مولانا موصوف نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چند واقعات بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے زور دیا کہ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا۔ خدا کے رسول اور خدا کی کتاب کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کرنی چاہیئے اور اس مقصد کی راہ میں آنے والی تمام مشکلات کا صبر اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیئے۔

اعلان دار القضاء

(سیدہ عبدالحئی صاحب بابت ترکہ سید شمس الحق صاحب)

○ مکرم سید شمس الحق صاحب مربی سلسلہ و کارکن دار القضاء ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ صیغہ پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں ان کا جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ ان کی بیوہ کو ادا کیا جانا مقصود ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

درخواست دعا: مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ربوہ لکھتی ہیں کہ میرے بھتیجے عزیزم محمد نصیر قریشی ابن محمد اسلم قریشی اسلام آباد کے متعلق لندن سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ آپ سے کار کے حادثے میں بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اسکی والدہ بھی بیمار ہیں۔ حال میں ہی ان کا ایک اپریشن ہوا ہے۔ ہر دو عزیزان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ خدا کی نگاہ میں حسین ترین وجود بن جائے

اقتباس از خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ہم بھی ایک نئے پودے کی طرح ہیں۔ جس پر نئی شاخیں اور کونپلیں نکلی ہوتی ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت پر جسے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے، عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گذارتے ہیں تو ہمارے وجود میں بھی ایک حسن پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ آدھا حسن نہیں ہوتا یعنی جس میں اختیار کچھ نہیں ہوتا بلکہ یہ وہ حسن ہوتا ہے جس میں ہمارا اختیار بھی ہوتا ہے۔ غرض جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا نوع انسان کا جو درخت ہے وہ ہم سے یہ مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ اپنی شاخ کو گنج نہ بنا لینا۔ اپنی شاخ میں بہار ہی رکھنا تاکہ میرے درخت وجود یعنی نوع انسان کے وجود پر کوئی دھبہ نہ آجائے۔ کوئی اعتراض نہ پیدا ہو کہ دیکھو درخت تو اچھا تھا۔ اشرف المخلوقات کا درخت تو بہترین تھا۔ لیکن اس کی بعض پتیاں، کونپلیں اور شاخیں درست نہیں ہیں۔

پس یہ ایک ذمہ داری ہے جو نوع انسانی کے نقطہ نگاہ سے نوع کی طرف سے فرد پر عائد ہوتی ہے۔ بعض ذمہ داریاں ہیں جو ایک فرد کی طرف سے دوسرے افراد یا نوع انسان پر عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً تربیت کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ہر فرد کی طرف سے اس کی نوع پر عائد ہوتی ہے ہر فرد اپنی نوع سے یہ کہتا ہے کہ میری صحیح تربیت کرو۔ میاں بیوی بھی ایک فرد بن جاتے ہیں مثلاً آج جن کے نکاح کا اعلان ہو جائے گا وہ ایک وجود بن جائیں گے۔ چنانچہ انسان کا جو درختِ وجود ہے وہ اپنی ہر شاخ سے یہ کہتا ہے کہ دیکھنا بدصورت نہ بن جانا، ورنہ مجھ پر دھبہ آئے گا مجھے خدائے قادر و توانا کی خوبصورتی کے جلوے حاصل کرنے اور دکھانے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے روزِ آخر میں

باقی صہ پہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ وفا ۱۳۷۰ ہش ۲۱ جولائی ۱۹۹۱ء

خدا تعالیٰ سے دوستی

اگرچہ کسی سے دوستی کرتے وقت یہ بات تو مدِنظر نہیں ہوتی کہ اگر ضرورت پڑی تو اس سے مدد حاصل کریں گے۔ آڑے وقت میں اس کی موجودگی نفع ہی پہنچائے گی لیکن انسانی زندگی کے ملیے تجربہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دوستی ہوتی اس لئے ہے کہ آڑے وقت میں ایک دوسرے کے کام آیا جائے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ حقیقی دوست وہی ہوتا ہے جو ضرورت کے وقت کام آتا ہے اور اپنی استطاعت کے مطابق دوست دوست کی مدد کرتا ہے۔

اور اگر کسی کا کوئی دوست خاصا طاقتور ہو۔ امیر ہو۔ صاحب دل ہو۔ تو نہ صرف اس شخص کو اس کی دوستی پر ناز ہوتا ہے بلکہ دوسرے لوگ بھی اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور اس کا احترام کرتے ہیں یا اس سے ڈرتے ہیں کہ اس سے دشمنی کر کے اس کے طاقتور دوست سے مار کھانے والی بات ہوگی۔

سب سے زیادہ طاقتور تو خدا ہے۔ اور سب سے زیادہ مدد کرنے والا بھی خدا ہے۔ اور اس کی دوستی بھی سب سے زیادہ سچی اور سب سے زیادہ پکّی ہوتی ہے۔ جس کا وہ دوست ہو جاتا ہے، کون و مکان اس کے زیرِ نگیں ہو جاتے ہیں۔ کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ دیکھے تو اس کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے کوئی اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ اٹھائے تو اس کا ہاتھ شل ہو جاتا ہے تو پھر دوستوں کی تلاش کرتے وقت یا دوستی لگانے کا فیصلہ کرتے وقت سب سے پہلے خدا ہی کی طرف نظر کیوں نہ جائے۔ باقی دوستیاں سب کی سب اس سے کم۔ اور اس کی دوستی سب سے بڑھ کر۔

خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ "جس نے میرے ولی سے عداوت و دشمنی کی تو مَیں اسے جنگ کی خبر دیتا ہوں، میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا ایسا مقرّب ہو جاتا ہے کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب مَیں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر مَیں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔" ہوئی نا دوستی۔ دوستی کا اس سے زیادہ کیا حق ادا ہو سکتا ہے۔ پس ہم کیوں نہ سب سے پہلے اور سب سے پکّی دوستی خدا تعالیٰ ہی سے لگائیں۔

مرے دائیں بائیں کئی جھاڑیاں ہیں
مجھے اپنے کپڑے بچا کر ہے چلنا
"محبت" سے وہ تھام لیتی ہیں دامن
محبت کی تعریف ہے اب بدلنا

ابوالاقبال

اپنے خُدا سے مانگ

جو کچھ بھی مانگنا ہے تو اپنے خُدا سے مانگ
دونوں جہاں کے مالک و فرمانروا سے مانگ

عاجز بشر کریں گے بھلا کیا مدد تری
مشکل میں تُو مدد اُسی مشکل کشا سے مانگ

محتاج ہے جو خود تری جھولی بھرے گا کیا
سب اپنی حاجتیں اُسی حاجت روا سے مانگ

پھیلے نہ ہاتھ غیر کے آگے کبھی ترا
ہر حال میں تو خالقِ ارض و سما سے مانگ

مت بھول یہ حدیثِ شہِ دو جہاں کبھی
تسمہ بھی اپنے جوتے کا اپنے خدا سے مانگ

مالک ہے سب خزائنِ ارض و سما کا جو
اس منبعِ فیوض و عطا و سخا سے مانگ

اُس در سے لوٹنا نہ کبھی ہو کے نا اُمید
اُس در پہ استقامت و صبر و رضا سے مانگ

بے شک مجیب ہے وہ پہ ہے بے نیاز بھی
اِس کا خیال کر کے تو اُس کبریا سے مانگ

ہر التجا و عرض میں نیّت رہے بخیر
ہر دم صمیمِ قلب سے صدق و صفا سے مانگ

آداب یہ اگر رہے پیشِ نظر ترے
صدّیق جو بھی مانگے گا مل جائے گا تجھے

محمد صدّیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے اسلام کا مستقبل

(روزنامہ جنگ لاہور کے شکریہ کے ساتھ)

خطرات اور امکانات

• جسٹس (ریٹائرڈ) قدیر الدین احمد •

اب سے چند ماہ پیشتر کویت اور عراق کا جو سانحہ گذرا ہے اس کے بعد سے دنیا بھر کی سفید فام حکومتیں اسلام کو مشرق وسطیٰ میں شکست خوردہ جانتے ہوئے اور مسلمانان عالم کو بے حقیقت پاکر اپنی سیاست کو ان کی گرفت کے لئے پہلے سے بھی زیادہ پُر اثر بنا رہی ہیں۔ اس کے برعکس ساری دنیا کے وہ مسلمان جن کے دل مسلمانوں کی محبت سے معمور ہیں بے چین ہو رہے ہیں کہ کہیں دنیائے اسلام کا آنے والا زمانہ مسلمانوں کو آج کی بیچارگی سے بھی زیادہ کمزور اور نحیف تو نہیں کر دے گا۔ یہ سوال کہ اب کیا ہونے والا ہے لاکھوں دماغوں کو مصروفِ توجہ کئے ہوئے ہے۔ پریشانی کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک سے ایک زیادہ مایوس کن خیالات اہلِ درد کے دلوں کا درد بڑھا رہے ہیں۔

بعض اصحاب کی زبان سے سننے میں آتا ہے کہ دنیائے اسلام کی باتیں کوئی معنی ہی نہیں رکھتیں کیونکہ ایسی کسی دنیا کا وجود ہی نہیں ہے۔ ہاں اتنی بات تو صحیح ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں اور ان میں سے بہت سی آبادیوں کی اپنی حکومتیں بھی ہیں۔ لیکن ان کا علیحدہ علیحدہ وجود ہے ان میں آپس کی دوستیاں تو درکنار اکثر کے درمیان تو کسی قسم کے تعلقات ہی نہیں ہیں اور بہت سی آبادیاں اور حکومتیں تو ایسی ہیں جن کے درمیان دشمنیاں ہیں۔ سب کے اغراض و مقاصد الگ الگ ہیں اور وہ اپنی اپنی مرضی کے مطابق غیر مسلم حکومتوں سے دوستیاں اور معاہدے کرتی رہتی ہیں۔ ساری مسلم آبادیوں کے رسم و رواج اور ان کی زندگیوں کے طور طریقے بھی ایک جیسے نہیں ہیں۔ مثلاً انڈونیشیا کے مسلمانوں اور سعودی عرب کے مسلمانوں کی وضع قطع شکل و صورت، عادات اور خیالات میں بھی بین فرق ہے ان حالات میں دنیا کی ساری مسلم آبادیوں اور حکومتوں کو ایک آبادی، ایک حکومت یا کسی بھی لحاظ سے ایک وحدت تصور کرنا صحیح انداز فکر نہیں مانا جا سکتا۔ یہ نقشہ تو دنیائے اسلام کے وجود سے انکار کرنے والے کھینچتے ہیں ان کی نسبت ان مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کہتے ہیں کہ دنیائے اسلام کا وجود تو ہے لیکن اس کا مستقبل تاریک ہے بلکہ اس قدر تاریک کہ اب اس کی باتیں کرنا نا امیدیوں کو جگانا ہے۔ بحیثیت ایک قوم کے سارے مسلمان کسی ترقی یافتہ اور بعض نیم ترقی یافتہ قوموں سے بھی مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے۔ امریکہ، اسرائیل، انگریز اور فرانس تو ایک طرف ہندوستان بھی علوم، فنون اور طاقت میں ہمارے پاس سے گذرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

یہ دونوں نقطہ ہائے نظر ہمارے لئے ہمت شکن ہیں۔ لیکن ان کی یک گونہ اصلیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ کیفیت کسی نہ کسی شکل میں ہمارے اطراف میں موجود ہے۔ البتہ ایک طرزِ فکر یہ بھی ہے کہ یہ خیالات جزوی حالت کی عکاسی کرتے ہیں کل اصلیت کا احاطہ نہیں کرتے۔ اس فکر کو پوری طاقت سے اطراف میں پھیلانے کے لئے ہمارے درمیان ایسا طبقہ بھی ہے جس کے نزدیک وہ قومیں جو اس زمانہ میں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں ایسی ہیں جو ان اوصاف سے خالی ہیں جن کو اصل زندگی کہنا چاہئے۔ یعنی وہ زندگی جس کا مقصد سلامتی، انسانیت اور روحانی خوشحالی ہو۔ دوسرے الفاظ میں ایسی زندگی جس میں خدا ترسی، اخلاص اور اخلاق ہو۔ محض مادہ پرستی سے جن قوموں نے ترقی حاصل کی ہے وہ بلندی کی طرف نہیں بلکہ سلامت روی کے لحاظ سے پستی کی طرف جارہی ہیں۔ اہل اسلام کا صحیح راستہ ان کے راستہ سے دور ہے اس لئے ان کی نقل کرنا سچے مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا بلکہ مستقبل میں اس فرق پر امت محمدی کی دینی اور دنیاوی ترقی کا دار و مدار ہے۔ جب مسلمانوں نے ترقی کی تھی تو ان کا ایمان مضبوط تھا اور اب ان کا ایمان کمزور ہے تو وہ خوار بھی ہیں۔ اس لئے ان کے وصفِ ایمانی کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سوال اپنی جگہ ہے اور علیحدہ جواب کا طلبگار ہے کہ ایمان کی کمزوری سے ان کی پسماندگی ہے یا ان کی حالت زار نے ان کا ایمان کمزور کر دیا ہے۔ جو لوگ ایمان کو کافی سمجھتے ہیں وہ کہیں گے کہ خواری کا سبب بس ایمان کی کمزوری ہے اور جو ایمان بلا عمل کو ناکافی سمجھتے ہیں وہ کہیں گے کہ جو ایمان بے عمل ہو وہ ایک قسم کی آرزو اور نری عاشقی ہے، مسلمانوں کی خواری اور خود ایمان کی کمزوری صحیح عمل کے فقدان سے ہے۔ کوئی پوچھے کہ صحیح عمل کیا ہے تو پھر دو جواب ملتے ہیں ایک یہ کہ بس احکام شرعیہ پر عمل کرو، اور کچھ بھی درکار نہیں۔ کیونکہ سچا مسلمان بے تیغ سپاہی ہوتا ہے۔ دوسرا جواب یہ ملتا ہے کہ شریعت تو اعلیٰ قواعد روحانی کا مجموعہ ہے تدبیر دنیا علیحدہ چیز ہے۔ تدبیر کی روحانی رہبری شریعت کرتی ہے لیکن اس کا کام علم، ہنر بصیرت دنیا بخشنا نہیں ہے۔

بہر حال یہ تین نظریئے ہیں جو دنیائے اسلام کے مستقبل کی تلاش شروع کرتے وقت ہمارے ملک کے مسلمانوں کے خیال میں ابھرتے ہیں۔ ان کی صحت کا اندازہ کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابتداً ایک نظر دنیا کے ممالک پر ڈالیں اور پھر غور کریں کہ وہ دنیا ہے کیا جس کو دنیائے اسلام کہنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ وہ کوئی چیز ہے بھی یا نہیں؟ دنیائے اسلام ظاہر میں تو مسلمانوں کی دنیا بھر کی آبادیاں ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ کوئی کتاب ایسی نہیں ملی جس میں ان سارے ملکوں کے نام درج ہوں، جن میں مسلمان اکثریتیں اور اقلیتیں موجود ہیں۔ امجد علی صاحب نے THE MUSLIM WORLD TODAY کے نام سے ایک کتاب ۱۹۸۵ء میں تالیف کی ہے۔ اس میں ۵۴ ملکوں کے نام درج ہیں یورپ اور امریکہ میں جو مسلم آبادیاں ہیں ان کا ذکر اجمالی طور پر دو قسموں میں کیا گیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کتاب میں چین اور روس کا ذکر ہی نہیں ہے حالانکہ وہاں کروڑوں مسلمان آباد ہیں۔ بنگلہ دیش کے ایک قابل افسر غلام ڈبلیو چوہدری صاحب نے ایک قابل قدر کتاب ISLAM AND THE CONTEMPORARY WORLD کے نام سے تالیف کی ہے۔ اس میں بھی مسلمانوں کی کل عالمی آبادی کا ممالک کے لحاظ سے اندازہ نہیں ہوتا۔ موتمر عالم اسلامی نے ایک کتابچہ COUNTRY BY COUNTRY OUTLINE SURVEY OF MUSLIM MINORITIES OF THE WORLD کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس میں ایشیا، افریقہ، آسٹریلیشیا، شمالی اور جنوبی امریکہ اور یورپ کے اہم ملکوں کے نام درج ہیں۔ ان میں سے بعض ملکوں میں مسلمانوں کی آبادی بہت قلیل ہے مثلاً برازیل کی کل آبادی ۱۰ کروڑ دکھائی گئی ہے اس میں مسلمانوں کی آبادی کل ۲۰ لاکھ ہے۔ اسی طرح ڈنمارک کی کل آبادی ۵۰ لاکھ دکھائی گئی ہے اس میں مسلمان کل ۱۸ ہزار ہیں۔

۱۹۹۱ء کے WORLD ALMANAC کے لحاظ سے دنیا میں مسلمانوں کی کل آبادی ایک ارب سے کچھ کم دکھائی گئی ہے۔ یعنی مسلمان دنیا کی کل آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان دنیا کے ستر ملکوں میں آباد ہیں۔ ان میں سے چھیالیس میں ان کی اکثریت اور چوبیس میں اقلیت ہے سب سے بڑی مسلمانوں کی تعداد کے ممالک انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان ہیں اور سب سے بڑی مسلم اقلیت کے ممالک ہندوستان، چین اور روس ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے یہ سارے ممالک شمالی افریقہ کے بعید ترین مغربی ساحل سے لے کر انڈونیشیا کے بعید ترین مشرقی ساحل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کا پھیلاؤ اس طرح کا ہے کہ شمالی افریقہ اور وسط ایشیا ان کی مکمل لپیٹ میں ہے بیسویں صدی میں مسلمانوں کی تعداد میں بہت بڑی ترقی ہوئی ہے۔ یہ ترقی کثیر تعداد میں بچوں کی پیدائش سے بھی ہوئی ہے اور غیر مسلمانوں کے اسلام قبول کرنے سے بھی ہوئی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس ساری آبادی اور اس سارے علاقے کو دنیائے اسلام کہنا مناسب ہے یا نہیں؟ یا یوں کہئے کہ یہ علاقہ اور یہ آبادیاں ایک دنیا ہے یا بہت سی آبادیوں اور ممالک کا ایک مجموعہ ہے جس میں قسم قسم کی تہذیب اور تمدن کے لوگ آباد ہیں۔ یہ آبادیاں ایسی ہیں جیسے بہت سے جزیرے ہوتے ہیں یا یہ ساری آبادیاں ایک ہی آبادی ہے جو ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے دوسرے الفاظ میں کیا یہ سب آبادیاں بنیادی طور پر ایک ہی بود و باش اور طرز خیال سے تعلق رکھتی ہیں اور کسی متفقہ مقصد زندگی کی طرف دار اور اس کی وفادار ہیں۔ اگر ان کی وفاداریاں اسلام کے لئے ہیں تو یہ سب مل کر دنیائے اسلام ہیں۔ مگر اسلام کے مخالف یہ کہتے ہیں کہ یہ آبادیاں اپنی اپنی حکومتوں کی وفادار ہیں اور ان حکومتوں کے سیاسی مقاصد جدا جدا ہیں۔ وہ آپس میں لڑتی بھی ہیں اور ایک دوسرے کے دشمنوں سے سازباز بھی کرتی ہیں وہ علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں اور ان کی اپنی اپنی قومی حکومتیں ہیں اس لئے ان کو دنیائے اسلام کہنا سرے سے غلط ہے۔ ان سے واسطہ پڑے تو ایک ایک سے علیحدہ علیحدہ نمٹا جا سکتا ہے اب ان میں دین کی وہ محبت بھی نہیں ہے کہ جوان کے دلوں میں جہاد کا جذبہ پیدا کر دے۔

جی ایچ جانسن مصنف THE MILITANT ISLAM کے قول کے مطابق آخری بار دنیائے اسلام کو جہاد کی دعوت سلطان ترکی نے دی جو خلیفہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المسلمین بھی تھے۔ یہ دعوت پہلی جنگ عظیم کے موقعہ پر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمان انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کے خلاف ترکوں کا ساتھ دیں کیونکہ یہ ناموس دین کی جنگ ہے۔ بقول جانسن اس وقت اتحاد المسلمین کا جو بھی تصور دنیا میں تھا وہ ہندوستان کے مسلمان سپاہیوں کے ہاتھوں جو ترکوں کے خلاف عراق اور فلسطین کے میدانوں میں لڑ رہے تھے جاں بحق ہو گیا۔ بقول اسی مصنف دنیائے اسلام کی اس موت کے باوجود مغربی ممالک میں مسلمانوں کے اتحاد کے خیال سے اب تک وہاں کے باشندوں کے بدن میں سنسنیاں آنے لگتی ہیں۔ اس سنسنی کے نتیجے میں یہ مصنف اور اس کی یہ کتاب خود اسلام کی مخالفت کے نمونے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ مسلمانوں میں بہت سے نئے سیاسی اور اعتقادی مسائل پیدا ہو گئے ہیں جن کی بنیاد جدید معلومات ، جدید ایجادات ، جدید طاقت کے ذرائع اور مسلمانوں کی پسماندگی اور اس کی وجہ سے خود اپنے وجود سے احساس خفت ہے۔ لیکن خالص مذہبی لحاظ سے دنیا کا کوئی مذہب بھی ایسا نہیں ہے جو جدید حالات سے متاثر نہ ہوا ہو اس عام کیفیت میں دنیا کے سارے مذاہب کی نسبت سب سے زیادہ پا بجائی سے مقابلہ کرنے والا مذہب اسلام ہے۔ باقی سب نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ محض سیاسی لحاظ سے ایک مذہب کے نام لیوا قوت دکھاتے ہیں اور وہ عیسائیت ہے لیکن اعتقادی لحاظ سے اس مذہب نے میدان سے پیچھے ہٹ کر اپنا حلیہ بدل لیا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے وہ اسلام سے زیادہ کامیاب ہے اور اس کی وجہ جدید تحقیقات ، جدید آسائشوں اور آلات کی طاقت اور چمک دمک ہے۔ نئے ذرائع نئی صنعت و حرفت نئے اسلحہ اور نئے علوم و فنون کو علیحدہ کر دیجئے تو عیسائیت میں اب کچھ نہیں ہے۔ اس کے برعکس دنیا بھر کے مبصر حیران ہیں کہ آج بھی دنیا بھر کے مسلمان اسلامی طرز حکومت کے طلبگار ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام ایک ایسی زندہ قوت ہے جو اب تک مقابلوں کی ہمت رکھتی ہے۔ یہ کیفیت اس حقیقت کے باوجود ہے کہ پچھلے تین سو سال سے اس پر مغرب کی لگاتار یورش ہو رہی ہے اور اس کو طرح طرح کی ذلت بھی اٹھانی پڑی ہے۔ دنیا کا کوئی اور مذہب ان دشمنوں ، فریب سازیوں اور تہمتوں کی تاب نہیں لا سکتا تھا۔

MILITANT ISLAM کا مصنف تعجب سے کہتا ہے کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ساڑھے سات سو کروڑ ہو گئی ہے (دراصل ایک ارب کے قریب ہے) وہ ستر سے زیادہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خود یورپ میں اسلام عیسائیت کے بعد سب سے بڑا مذہب ہے افریقہ میں اسلام (عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہوئے) تیزی سے پھیل رہا ہے اس ترقی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام میں ایک عام کشش ہے اور اس میں زندگی کی طاقت بھی موجود ہے میری عرض ہے کہ یہ سب کچھ ہے حالانکہ عیسائیوں نے یا یوں کہنا چاہئے کہ عیسائی پادریوں نے اور عیسائیت کے طرفداروں نے صدیوں سے اسلام کو بدنام کیا ہے اور ہر طرح کی خرافات ان سے منسوب کی ہے اس کے علاوہ ان کی سیاسی اور تمدنی دشمنی اپنی تنظیم صنعت و حرفت اور سیاسی طاقت کی مدد سے جاری رکھی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب کے مصنف نے اپنے انداز میں ظاہر کیا ہے کہ اسلام کے آنے کے بعد شروع ہی عیسائی پادریوں نے رسولؐ خدا اور عقائد اسلام کے خلاف خوب خوب دروغ گوئی اور دشنام طرازی کی۔ اس کے بعد سارے یورپ نے مل کر مسلمانوں پر ان کے ملک میں جاکر ان پر چڑھائی کی۔ تیسرا حربہ مسلمانوں کی تہذیب اور تمدن پر کیا گیا۔ اب چوتھا حربہ مسلمانوں کی تعلیم پر حملوں کی صورت میں کیا جا رہا ہے یہ مرحلہ مسلمانوں کے لئے سخت مقابلہ کا ہے۔ اس مصنف کے کہے بغیر سارے مسلمان جانتے ہیں کہ طرح طرح سے کوششیں کی جا چکی ہیں کہ آئندہ جانثار مسلمان پیدا ہی نہ ہوں۔ بلکہ مغرب کی چمک دمک سے مرعوب اور وہاں کی عیش و عشرت کے شیدائی ہوں۔ مخالفین کی کرشمہ سازیوں میں جدت ایسی ہے کہ ہماری تشخیص بھی پرانی ہو چکی ہے ہمارے لئے جو جدید نسخہ تیار کیا گیا ہے اس میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو علم اور دولت دونوں نعمتوں سے محروم کرنا مقصود ہے اس کے علاوہ پچھلے بیس پچیس برس میں سب سے زیادہ جو چیز مغرب کی آنکھوں میں کھٹکتی رہی ہے وہ وسط مشرق کے تیل کے کنوئیں ہیں۔ جو مسلمانوں کے ممالک میں واقع ہیں اب اہل مغرب نے ایران کے کنوؤں کے علاوہ باقی سب ایسے کنوؤں پر قبضہ کر لیا ہے ، ان کا مقصد اب یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر قسم کے کار آمد ہتھیاروں سے بھی محروم کیا جائے اور ہتھیار سازی کے قابل بھی نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ ممالک مغرب کے عالم بالا میں سرگوشیاں ہیں کہ نیوکلیئر بم ہی نہیں بلکہ ہمارے لئے میزائل اور طاقتور ہوائی جہازوں کی خرید پر پابندیاں عائد کی جائیں یہ بھی مشورے ہیں کہ کل ایسی صنعتوں سے جن کا تعلق حساس صنعت گری سے ہے مسلمانوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔ چین پر یہ خفگی ہے کہ اس کو منع کرنے کے باوجود اس نے پاکستان کے ہاتھ اپنے میزائل فروخت کرنے کا معاہدہ کیوں کیا۔

یہ ہے وہ دنیا جس میں آج مسلمان بس رہے ہیں اگر دنیائے اسلام کچھ نہیں ہے تو کسی کو مسلمانوں سے خطرہ کیوں ہے؟ ایران اور پاکستان سے خفگی کس بات پر ہے؟ پاکستان نے تو امریکہ کی کبھی مخالفت بھی نہیں کی۔ البتہ مسلمان ہونے کا دم بھرتا رہتا ہے پھر پاکستان معتوب کیوں ہے؟ مسلمانان عالم کے جسم کا جو سب سے زیادہ حساس خطۂ زمین ہے وہاں یہودیوں کو لا کر بسایا کیوں گیا ہے؟ مسلمان اس واقعہ سے اور اس کے نتیجہ سے خفا ہیں اور یہ خفگی بھی امریکہ کی بدمزگی بلکہ مزید تلخی کا سبب ہے۔ پاکستان نے فرانس کو کوئی شکست نہیں دی تھی۔ البتہ صدیاں گزری ہیں کہ سلطان صلاح الدین کے ملک پر سارے یورپ نے مل کر یورش کی تھی اور اس کے ہاتھ سے شکست کھائی تھی اس کو آج تک مغرب کے ممالک بھولے نہیں یہاں تک کہ ۱۹۲۰ء میں ایک فرانسیسی جنرل نے مشرق وسطی میں فتح حاصل کرنے کے بعد مسجد امیہ کے دروازہ پر جاکر بآواز بلند کہا۔

" صلاح الدین سن لو .... ہم واپس آ گئے ہیں۔"

اس میں نہ صلاح الدین کی طرف سے چھیڑ چھاڑ تھی ، نہ پاکستان کی طرف سے ، اگر کچھ تھا تو دنیائے اسلام کے وجود کی کھٹک تھی یہ بھی کھٹک اس کی زندگی کا ثبوت ہے۔ دنیائے اسلام کے وجود میں اس لئے بھی شک نہیں کہ اسلام کی دنیا حکومتوں کی دنیا نہیں بلکہ اہل اسلام کی دنیا ہے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ یہ دنیا بادشاہوں اور حاکموں کے نقش قدم پر نہیں چلتی۔ غیر منقسم ہندوستان اور ایران نے تازہ مثالیں پیش کی ہیں۔ اس دنیا میں بہت سی کمیاں اور نقائص ہیں لیکن اپنی قوم کے وجود کا اس دنیا کو احساس ہے VENTURE OF ISLAM کے مصنف نے چند سال ہی ہوئے لکھا ہے کہ دنیا کے مسلمانوں کو اپنے وجود کی خبر ہے اور وہ احساس فرقہ وارانہ بھی نہیں ہے ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں اور ان کی حکومتوں پر آفت آتی ہے تو سارے مسلمان رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کو کامیابی ہوتی ہے تو خوش ہوتے ہیں اس احساس کی مقدار ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔ بڑے واقعات سے زیادہ گہرا احساس ہوتا ہے اور معمولی واقعات سے واجبی احساس ہوتا ہے یہ احساس وحدت عالم اسلام کی روح ہے اس میں جان ڈالنا اور اس کو پُر اثر بنانا مسلمانوں کا کام ہے یہ صحیح ہے کہ سلطان ترکی نے مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دی۔ لیکن کیا مسلمانوں نے پہلی جنگ عظیم کو کبھی جہاد سمجھا؟ اگر نہیں تو اس دعوت کا صدا بصحرا ہو جانا لازمی نتیجہ تھا۔ خود سلطان صلاح الدین کو مسلمانوں سے یہ منوانے میں کہ وہ جہاد کر رہے تھے ہزار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن ان کی جانثاری اور ایمان کا جوش تھا جس نے ان کی شمشیر کو سیف اللہ بنا کر دوستوں کو شہادت کی شیرینی اور دشمنوں کو قہر خدا سے آگاہ کیا۔

اس مرحلہ پر پہنچ کر ہمارے سامنے دو سوال ابھرتے ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کی ان عظیم فتوحات کے بعد جن کی تاریخ شاہد ہے اب مسلمان شکست خوردہ اور پسماندہ کیوں ہیں؟ دوسرا یہ کہ ان حالات میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ پہلے سوال کا تعلق خطرات سے ہے اور دوسرے کا امیدوں اور امکانات سے۔

پہلے سوال کا جواب کتاب کے صفحات کی طرح ہمارے سامنے کھلا ہوا ہے۔ عراق کی جنگ کو دیکھ لیجئے اس میں اتحادیوں کو اس طرح فتح ہوئی کہ جیسے کوئی مقابلہ میں تھا ہی نہیں

ایک ایک دن میں چار چار ہزار ہوائی حملے پہلے تو اس تعجب انگیز تعداد کا خیال کیجئے پھر یہ دیکھئے کہ ہر ایک حملہ اپنے اپنے نشانہ پر کیسا کیسا صحیح تھا اس عظیم طاقت اور ہنر کا دوسری طرف سے مقابلہ ہی کیا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ کے کل ۱۴۳ اور صدام کے دو لاکھ آدمی مارے گئے یہ کرشمہ جدید اسلحہ اور سامان حرب کا تھا اس کے ساتھ یہ اثر جدید طرز اور انداز جنگ کا بھی تھا یہ بھی دیکھئے کہ اتحادیوں میں متعدد مسلمان حکومتیں شامل تھیں لیکن وہ بطور تماشائیوں کے شریک جنگ رہیں وہ در اصل اس قابل بھی نہیں تھیں کہ اس عظیم طریقہ جنگ کا ساتھ دے سکیں جو استعمال ہو رہا تھا۔ لہٰذا یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ مسلمانان عالم جدید علوم ، فنون ، ہنر ، صنعت و حرفت ، اسلحہ سازی اور جدید فن جنگ سب سے نابلد ہیں اس لئے مقید ہیں وہ ان بنیادی علوم سے واقف ہی نہیں جو ان ایجادات کا منبع ہیں۔ ماہرین جنگ کا کہنا ہے کہ عراق کی جنگ گذشتہ جنگوں سے علیحدہ قسم کی تھی۔ کیونکہ اس میں اتحادیوں کے سامنے مخالفین کے راز روز روشن کی طرح عیاں تھے۔

دوسرا یہ کہ اس میں ذریعہ جنگ خودکار سامان حرب تھا جو اس راہ پر لے جا رہا ہے کہ اب بڑی بڑی جنگوں میں نہ نعرے ہوں گے اور نہ انسانوں کے اژدہام ہوں گے۔ ہم اس انداز فکر سے بہت پیچھے ہیں۔ اللہ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ علم حاصل کرو۔ ہم نے قدیم حالات سے متاثر ہو کر اصل ایمان کو نہیں بلکہ اپنے انداز خیال کو ہلکی سے ہلکی ہواؤں سے دونوں ہاتھوں کی مدد سے بچانے کی خاطر علم کے معنوں کو ہی محدود کر دیا۔ علوم قرآن اور علوم حدیث ہی علوم تسلیم کئے گئے ، غیروں کی زبان ، غیروں کے علوم ، تحقیق ، تدقیق ، سب کو بالائے طاق رکھ دیا۔ جدت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ — نیشنل ٹائم رپورٹ

پوپ اسلام کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے

ٹیری زنٹل کی روم سے رپورٹ

روم کا شہر اپنے سینکڑوں کلیساؤں اور دیگر مذہبی عمارات کے لئے ہمیشہ سے مشہور ہے۔ لیکن اس شہر کے شمالی سرے پر گنبدوں والی بلڈنگ جس کا افتتاح عنقریب ہونے والا ہے بجا طور پر قابل ذکر ہے یہ ۳۰۰۰۰ مربع میٹر پر محیط ایک مسجد ہے۔ جسے اسلامی دنیا سے باہر سب سے بڑی مسجد ہونے کا فخر ہے۔ جو کہ رومن کیتھولک مذہب کے گڑھ میں جلد ہی کھول دی جائے گی اس کے اطالوی آرکیٹیکٹ کے مطابق اس کی گنبدی چھت، اس کی بلٹ پروف سٹینڈ گلاس STAINED GLASS سے آراستہ کھڑکیاں اور اس کا بلند و بالا مینار روم اور اسلام کی تہذیبوں میں قریبی رابطہ کا ذریعہ ہوگا۔ مشرق وسطیٰ میں ہونے والی جنگ کے بعد اسلام اور مغرب کے درمیان کسی قسم کے رابطہ کی از حد ضرورت ہے

روم کی اس مسجد کے لئے زمین روم کے شہر کی طرف سے دی گئی ہے اور اس کے اخراجات جو ۴۰ ملین امریکن ڈالروں سے بھی زیادہ ہوں گے عرب ملکوں کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ مسجد یورپ میں اسلام کی تیزی سے بڑھتی ہوئی رَو اور اسلام کے کیتھولک ازم کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلقات کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس سے ہمیں پوپ جان پال کے اسلام کے متعلق مسلسل صلح جویانہ رویہ اور ان کی امریکہ کی پیشوائی میں لڑی جانے والی خلیجی جنگ کی مخالفت کا جواز بھی ملتا ہے۔

جس وقت جارج بش صدر صدام حسین کے خلاف ایک عالمی اتحاد بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس وقت جان پال نے عراق کے خلاف اقوام متحدہ کے ریزولیوشن کی جس میں طاقت کے استعمال کی اجازت دی گئی تھی سخت مخالفت کی تھی اگرچہ پوپ نے کویت پر حملہ کو انٹرنیشنل قانون کی ظالمانہ خلاف ورزی کہہ کر مذمت کی تھی۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ قانون کو اس علاقہ میں توسیع پسندانہ مقاصد کی پشت پناہی کے لئے استعمال نہ کیا جائے

جب اتحادی افواج نے فروری میں فتح حاصل کی تو پوپ بہت دل گرفتہ اور خاموش ہو گئے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس معاملے میں ان جیسا اس قدر فہم و ادراک رکھنے والا شخص کس طرح غلط راہ پر چل نکلا۔ اس میں تھوڑی سی وجہ تو یہ تھی کہ وہ بنیادی طور پر اپنے مذہب کی تعلیم کی پیروی میں جنگ کی تباہی اور ہولناکی پر احتجاج کر رہے تھے۔ جس کو انہوں نے ایسی مہم کا نام دیا جس کا حاصل کچھ نہ ہوگا۔ وہ اگرچہ جنگ میں تباہ ہونے والے مظلوم لوگوں کی بات بھی کر رہے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ ان کے ذہن میں کچھ سیاسی وجوہات بھی تھیں۔ اور ان میں ایک یہ بھی تھی کہ ان کے خیال میں آنے والے دہاکوں میں عیسائیت کو جو بڑے چیلنج درپیش ہیں ان میں ایک اسلام کے ساتھ تعلقات استوار کرنا بھی ہے۔

اس صدی کے خاتمے تک دنیا کی ۸۶۰ ملین رومن کیتھولک آبادی میں سے ۷۰ فی صد تیسری دنیا کے ملکوں میں رہ رہی ہوگی۔ اور ان میں سے اکثر ایشیا اور افریقہ کے ایک ارب مسلمانوں کے ساتھ زندگی گذارنے پر مجبور ہو گی۔ اس آنے والے دور میں جبکہ ان میں سے بیشتر ملکوں میں اسلامی بنیاد پرست لوگ حکومتوں پر قابض ہونگے تو عیسائی لوگوں کا مقام کیا ہوگا خاص طور پر اگر عیسائیت کو آج کی طرح اس وقت بھی مغربی ملکوں کی آلہ کار ہی سمجھا جاتا ہو۔ یہ ویٹیکن کیلئے ایک پریشان کن صورت حال ہے

پوپ جان پال کے نزدیک اس بات کا حل یہی ہے کہ دونوں مذاہب کے درمیان مصالحت کے پیغام کو فروغ دیا جائے۔ ان کے ایک کارڈینل کے خیال میں پوپ کو امید ہے کہ ایک ایسی دنیا میں جس میں سیکولر بلکہ دہریت کی قدروں کی افزائش ہو رہی ہے۔ ان دونوں عظیم مذاہب کی آپس میں گفت و شنید سے روحانی قدروں کا دفاع کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پوپ نے اپنے مشرقی کلیساؤں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مسلم مذہبی رہنماؤں سے گفت و شنید بڑھانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے بذات خود تقریباً دو درجن مسلم لیڈروں سے ملاقاتیں کی ہیں اور درجنوں یوروپین، افریقن اور اسلامی ملکوں میں مسلم وجود سے ان جیسے معاملات پر بات چیت کی ہے۔ جب خلیج کے معاملے میں تیزی آئی تو اس وقت بھی وہ مصر تھے کہ اس باہمی بات چیت کو ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کے لئے اس بات کی کوئی اہمیت نہ تھی کہ خلیج کی جنگ میں دونوں طرف سے ہی عرب ملکوں کی فوجیں بر سر پیکار تھیں۔ جان پال قطعاً اس بات کے لئے تیار نہ تھے کہ مسلمان قوم کی نظروں میں وہ بھی ایک دوسرے "اربن II" بن جائیں۔ یاد رہے کہ "اربن II" بارھویں صدی کے وہ پوپ تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ برپا کرنے کے لئے عیسائی فوجوں کو اکسایا تھا۔ لیکن اس سب کے باوجود ویٹیکن کے ایک بہت بڑے سفارت کار کے مطابق پوپ جان پال اس بات پر بھی مصر تھے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں رہنے والے عیسائیوں کی بھی پوری حمایت کریں گے جو وجہ اپنے مغربی تعلقات کے انتہائی دباؤ میں تھے اس علاقے میں ہر جگہ عیسائی کلیسا روبہ زوال ہے۔ عراق میں چالڈین کلیساؤں پر بمباری کی جا رہی ہے۔ بیروت کے میرونائٹ کیتھولک روز بروز بڑھتی ہوئی شیعہ آبادی کے سمندر میں گھرتے جا رہے ہیں۔ فلسطینی عیسائیوں کی پناہ گزین کیمپوں میں بری حالت ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ اپنائیت کے اظہار کے لئے شروع مارچ میں پوپ نے جنگ سے ان متاثرہ علاقوں کے بشپز کی ایک سپیشل میٹنگ روم میں بلائی۔ ان میں رافیل باڈاوڈ بھی شامل تھے جو کہ بغداد کے پادریوں کے سربراہ ہیں۔ لیکن فی الحال یہ اظہار یک جہتی و اتحاد یک طرفہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب ایک اہم عراقی شیعہ مسلم لیڈر سے انٹرویو لیا گیا تو اس نے کہا کہ وہ پوپ کی اس قسم کی کسی مہم یا پیغام سے قطعاً بے خبر ہے اور فی الحقیقت وہ اس سے با خبر ہو بھی کیسے سکتا تھا جبکہ مشرقی وسطیٰ سے اکثر حصوں میں عیسائیوں کی کوئی آواز ہے ہی نہیں اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کے مواقع بھی بہت محدود ہیں

مسلمانوں کے نام اپنے پیغامات میں پوپ جان پال اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مذہبی آزادی ہر قوم کا حق ہے۔ اگر مسلمان روم میں ایک مسجد تعمیر کر سکتے ہیں تو پھر سعودی عرب میں عیسائیوں کو کیوں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی

انگلینڈ کے شہر برمنگھم میں واقع مسلم اور عیسائی تعلقات کی سٹڈی کے نئے سنٹر کے ریورنڈ کرسچین ڈبلیو ٹال جو کہ ایک جیسوئٹ عیسائی ہے، نے کہا ہے کہ "غیر مسلموں کے ساتھ مذاکرات کا کوئی خیال نہیں ہے اور نہ ہی عالمی اسلامی تنظیموں کے ساتھ تبدیلی مذہب کے بارے کوئی رابطہ ہوا ہے"۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہم پر یہ آشکار ہو رہا ہے کہ جہاں تک اسلام کو ابھی تک جانا اور سمجھا گیا ہے۔ یہ ایک سیاسی پروگرام ہے۔ روم میں پوپ کے ایک ساتھی نے افسوس کے ساتھ کہا ہے کہ یہ بات سچ ہے۔ فتح کی فلاسفی مسلم ذہن کا ایک بہت اہم حصہ ہے اور اسی وجہ سے اس کا کسی نہ کسی وقت عیسائیت سے ٹکراؤ ناگزیر ہے

جب اپریل کے وسط میں ماہ رمضان اختتام پذیر ہونے کو تھا تو ویٹیکن سے ایک دفعہ پھر ایک پیغام بھیجا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ کیتھولک عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مخلصانہ مسلسل اور ٹھوس رابطہ قائم رکھا جائے۔ اس سے پہلے کئی سالوں سے یہ پیغام ویٹیکن کونسل کی طرف سے جاری کیا جاتا تھا۔ لیکن اس دفعہ پوپ جان پال دوئم نے اس پیغام پر بذات خود دستخط کئے ہیں اور اس پیغام میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے جھگڑے اور جنگ کے افسوسناک اثرات کی وجہ سے اور بے شمار لوگوں کی مسلسل تکلیفوں اور اذیت ناک زندگیوں سے متاثر ہو کر اس دفعہ میں نے یہ پیغام خود آپ کو بھیجا ہے۔

(نیشنل ٹائم رپورٹ ۳ جون ۱۹۹۱ء)

اطفال کے اعلانات

ہفتہ صنعت و تجارت

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۵ تا ۲۲ جولائی ہفتہ صنعت و تجارت منایا جا رہا ہے جس کا تفصیلی سرکلر ارسال کر دیا گیا ہے۔ اب تمام ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ فوری طور پر دیئے گئے پروگرام پر عمل کروائیں اور اگر پہلے سے اشیاء تیار ہیں تو صنعتی نمائش کا اہتمام بھی کریں۔ نیز اطفال کو کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سکھایا جائے

ماہانہ کتاب برائے مطالعہ

اس ماہ اطفال کے لئے جو کتاب برائے مطالعہ مقرر کی گئی ہے وہ یہ ہے: "رسول اللہ کی باتیں" تمام اطفال دوران ماہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اگر زیادہ کتب میسر نہیں تو اس کتاب کے درس کا اہتمام کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۴ سے آگے

عمل اور جدید علوم بدعت ٹھہرے۔ کچھ غیر نافع اور کچھ خطرہ ایمان قرار دیئے گئے۔ نتیجہ علوم جدیدہ سے ناواقفیت اور پسماندگی ہوگیا جو اب تک دامن گیر ہے اس فروگذاشت میں نیت البتہ خدمت اسلام کی تھی یعنی یہ کہ اگر اچھے کام نہ بھی ہوں تو اتنی خرابی نہیں ہے جتنی ایسے کام کرنے میں ہے جن کے غلط ہونے کا احتمال بھی ہو۔ شروع سے لے کر اب تک لاکھوں وہ جدید طریقے جن کو آج ہم اختیار کئے ہوئے ہیں انہی کو شروع میں ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ ابتدائی زمانہ سے اب تک حالات پر نظر ڈالیئے تو آپ پائیں گے کہ راستہ میں سینکڑوں پتھر ایسے آئے جن کو ٹھوکر سمجھ کر ہم نے ان سے بچنا چاہا لیکن وہی سیڑھیاں ثابت ہوئے۔ تو لاکھوں ٹھوکریں ہیں جن کو بعد میں نصیحت سمجھا گیا ایک وقت تھا کہ جب کلام اللہ کو چھپوانا نہایت بے ادبی کے الزام کا مورد ہوا۔ خدا کے کلام کا ترجمہ کرکے دنیا میں پھیلایا جانا ناجائز بتایا گیا تھا۔ غیر منقسمہ ہند میں ترجمہ کرنے والے بزرگ پر خانہ خدا میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ہمارے زمانہ میں نماز کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنا عمل حرام تھا اب لاؤڈ کے استعمال سے روکنا اشتعال کا باعث ہے۔ ایک زمانہ میں فوٹوگرافی حرام تھی۔ عرب میں سعودی حکومت کے آنے کے بعد گاؤں میں ٹیلیفون کے استعمال کے تعلق سے زبردست فسادات ہوچکے ہیں۔ پاکستان کے قیام کے خلاف فتوے دیئے گئے۔ ہمارے علماء اندرون خانہ کیا سوچتے ہیں اس کی تو ہم کو خبر نہیں ہوتی باہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذہن سے زیادہ ہر ہر دلبستان خیال کی حفاظت پر جان چھڑکنے کے لئے آمادگی پائی جاتی ہے چنانچہ کفر کے فتووں کی کیفیت تو ایسی ہے کہ الامان والحفیظ۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے دینی اور دنیوی رہبر اور معززین کفار کی صفوں میں کھڑے کر دیئے گئے۔ قائداعظم ڈاکٹر اقبال، مولانا مودودی ان سے اونچے اونچے درجے کے زعماء کافر بنا کر چھوڑ دیئے گئے۔

غور فرمایئے کہ جب کوئی قوم اپنے اوپر وہم و گمان کی یہ حالت طاری کرلے تو وہ کوئی علوم ایجاد کرسکتی ہے؟ یا جدید علوم سیکھ سکتی ہے؟ اگر ہم سیاست، تدبر اور علم و ہنر کی دنیا میں بدنام ہیں تو کیا تعجب ہے؛ ہر طرف سے ہم پر دباؤ آرہے ہیں اور ہم پستے چلے جارہے ہیں۔ جب ذلیل و خوار ہوں گے تو اپنے اعتقادات پر فخر کس طرح کرسکیں گے؟ پھر ایمان مضبوط کس طرح رہ سکے گا؟ اگر نعوذ باللہ رسول خدا اور خلفائے راشدین "سیاست حکومت روشن دماغی ہر طرز کے مقابلوں اور جنگوں میں کامیاب ہونے کی بجائے شکست ہی کھاتے رہتے تو کیا ان کے پیرو ان پر ایمان لاتے؟ ان کے وعدوں پر جو اعتبار تھا وہ پیدا ہوتا اور قائم رہتا؟ اس کے جواب میں وہ لوگ جو اسباب دنیا اور تدبیر دنیوی کے قائل نہیں" کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی پستی تو بس ایمان کی کمزوری سے ہے۔ ایمان کی کمزوری کا کوئی ترازو تو ہے نہیں ہم میں سے لاکھوں ہیں جو ایمان پر جان دیتے ہیں پھر بھی ہم ایمان کے کچے ہیں۔ ہاں یہ اندازہ صحیح بھی ہوسکتا ہے کیونکہ پختگی کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ ایمان کمزور ہے لیکن یہ بھی تو بتائیے کہ کمزور کیوں ہے؟ یہ بھی بتائیے کہ مسلمانوں کا تو صرف ایمان کمزور ہے لیکن دنیا میں کامیاب اور حاوی تو وہ لوگ ہیں جن کا ایمان ہی نہیں وہ تو کفر، شرک، بت پرستی اور الحاد کے دلدادہ ہیں؟ کیا مولا نے ان کی دنیاوی کوششوں کو سراہا نہیں اور کامیابیاں نہیں دیں؟ مولا نے تو دین و دنیا دونوں کے لئے فرما دیا ہے کہ:۔

یعنی انسان کے لئے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ جتنی کوشش وہ کرلے۔ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کافروں کے لئے ہے یہاں تو وہی کامیاب ہوں گے۔ آخرت مسلمانوں کے لئے ہے وہ میدان ان کا ہے یہ جواب ان معنوں میں درست ہے کہ آخرت میں کافروں کا حصہ نہیں مانا جاتا۔ لیکن اس دنیا میں ایمان والوں کا حصہ تو ہے تلقین خداوندی ہے کہ اس دنیا سے اپنا حصہ حاصل کرو۔ سورۃ القصص (نمبر ۲۸) کی آیت نمبر ۷۷ میں ارشاد خداوندی ہے

"جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر"۔

اس دنیا میں جو آج ہمارے لئے ہے اپنا حصہ لینے کے لئے اب ضروری ہے کہ ہم جدید علوم و فنون میں مہارت حاصل کریں تحقیق کے ذریعہ عالم اسباب میں قیادت کا مرتبہ پائیں۔

مسلمانوں کو عزت و وقار حاصل ہوگا تو ان کو اپنے عقائد کی طرف سے اطمینان نصیب ہوگا۔ ان سے دونوں دنیاؤں سے متعلق جو وعدے کئے جاتے ہیں ان پر پکا اعتبار ہوگا۔ اس طرح ان کا ایمان مضبوط ہی ہوگا کمزور نہیں ہوگا۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیائے اسلام دشمنوں سے گھرا ہوا ہے اس لئے اس وقت مزید دشمن پیدا کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ نہ ہی یہ درست ہے کہ ہم دوسروں کو نصیحت کرتے رہیں اور خود بے عمل رہنا کافی سمجھیں۔ اگر ہر ایک ملک یہی طریقہ اختیار کرے تو عمل شروع ہی نہ ہو۔ بعض پاکستانی کہتے ہیں کہ ہمارے ہی ملک میں دنیائے اسلام کا راگ سننے میں آتا ہے اور ممالک تو ہمارا نام بھی نہیں لیتے۔ یہ خیال واقعۃً غلط ہے۔ اس کے علاوہ ہم کو دنیائے اسلام سے محبت اسلام کی خاطر اور خود اپنی خاطر ہے۔ دنیائے اسلام ہماری ہے وہ ہماری اس وقت ہوکر رہے گی جب ہم اس کے ہوں گے اگر بیوپار کا انداز اپنایا گیا تو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ پروگرام اس طرح کا ہونا چاہیئے کہ

۱۔ سب سے پہلے ہم اپنے حالات درست کریں۔ اہل پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ اپنے ملک کو مثالی بنائیں۔ اس میں خوف خدا، اتحاد، اندرونی بھی بیرونی بھی آپس کی محبت، علم و ہنر، ہر طرح کی طاقت سب کچھ شامل ہے مسلم ممالک کو گہرے اقتصادی تعلقات کے ذریعے ایک دوسرے کا ہمدرد اور معاون ہونا چاہیئے۔

۲۔ دوسری ضرورت یہ ہے کہ دنیا کے ملکوں میں اپنے ساتھی اور مددگار پیدا کریں چین کا اخلاص غنیمت ہے۔ ایران اور ترکی کو اپنا قریب ترین دوست بنائیں۔ عرب ملکوں سے اور زیادہ قریبی رابطے اور تعلقات استوار کریں جہاں تک ہوسکے ہم ہر ملک سے دشمنی گھٹائیں اور خوشگوار حالات پیدا کریں۔

۳۔ تیسری ضرورت یہ ہے کہ جو بہت اہم ہے کہ علوم و فنون میں قیادت دنیا حاصل کریں تاکہ اپنی طاقت مجتمع ہوجائے اور اس میں ترقی ہو۔ تحقیق و ایجاد میں کمال حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں تاکہ دوسری قوموں کے دست نگر نہ رہیں جب تک وہ مقام حاصل نہ ہو تو دوسروں سے علوم و فنون میں رہبری حاصل کرنے میں تامل نہ کریں بلکہ ان کی شاگردی کریں اس مقصد کو مدنظر رکھیں کہ عمر بھر شاگردی میں گزارنا نہیں ہے بلکہ جلد از جلد ان سے آگے بڑھ کر ان کا قرض ادا کرنا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیائے اسلام کا ظاہر مسلمانوں کی آبادیاں، ممالک اور حکومتیں ہیں اور یہ تینوں روز بروز وسیع ہو رہے ہیں اس دنیا کی اصلیت اور اس کی روح اسلام سے عقیدت اور مسلمانوں کی آپس کی محبت ہے یہ جس قدر گہری ہے اتنی ہی اسلامی دنیا مضبوط ہے اس دنیا کی امتیازی صفت یہ ہے کہ اس کو سینکڑوں برس کا دنیا کی قیادت کا تجربہ حاصل ہے اور اس کی کمزوری یہ ہے کہ موجودہ حالات میں جن اسباب دنیا کی ضرورت ہے اس کو اس نے نہیں پہچانا ہے یعنی جدید علوم و فنون میں عالمی قیادت کی اہمیت نہیں سمجھی۔ تحقیق و تدقیق کے راستے کو اختیار کرنے کی بجائے قدیم اور جدید دونوں علوم و فنون کی نقالی اختیار کی جس کا نتیجہ دنیاوی لحاظ سے ذہنی غلامی ہوگیا اور دینی لحاظ سے ان راستوں سے ناواقفیت بڑھتی گئی جن پر چلنے سے امت محمدی کے ایمان میں کمزوری نہ آتی۔ دنیا کے ہر گوشے میں شکستیں کھا کھا کر اس کی ہمتیں پست تر ہوتی گئیں یہ نہ سمجھا کہ جدید علوم و فنون میں قائد دنیا ہوجانے کی کوششوں سے خود اعتمادی بھی آتی ہے اور مسلمان گدائے بے نوا ہونے کی بجائے اسلام کے وقار کا علمبردار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی ذہنی پستی کی یہ کیفیت کہ علوم و علوم عربی زبان اور اردو زبان کی اعلیٰ ترین اسناد ہارورڈ اور لندن کی درسگاہوں سے لی جاتی ہیں کیونکہ ان پر ہم کو اور دنیا بھر کو اعتبار ہے اس لئے میری مودبانہ عرض ہے کہ ایمان کی کمزوری پستی، پسماندگی، بے ہمتی، ہماری ذہنی غلامی اور ہمارے شکست خوردہ ہونے سے ہے اس کے تدارک کے لئے آہنی ارادہ کی ضرورت ہے۔

دینی باتوں سے

تمسخر نہیں کرنا چاہیئے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کی ڈائری یکم جون ۱۹۲۲ء سے ایک اقتباس

حضور نے فرمایا:۔

"میں نے پہلے بھی کئی بار نصیحت کی ہے کہ دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان سلب ہوجاتا ہے ہنسی اور مزاح کے انسان کو اور بیسیوں مواقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسروں کو ہنسا سکتا ہے اور یہ ناجائز بھی نہیں اور حضرت بانی سلسلہ تو بہت ہی کرتے تھے۔ لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح:۔ مکرم بشارت منیب صاحب حسنی حال جرمنی ابن مکرم عبدالسمیع صاحب حسنی ایڈووکیٹ ربوہ کا نکاح عزیزہ شبانہ شیر بنت چوہدری شیر محمد صاحب آف چک ۱۲۱/ج ب فیصل آباد کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم جمیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۰ جولائی کو بعد نماز ظہر بیت الاحمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱/ج ب ضلع فیصل آباد میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔

ولادت:۔ مکرم سلیمان احمد صاحب بابر آف ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جسکا نام "وقار احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود میاں عطاء اللہ ظہیر صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور جوائنٹ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان فیصل آباد کا نواسہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ وسیم احمد صاحب النور پروپرائٹر سلور لنک کمپوزنگ سنٹر لاہور کو مورخہ ۲۴ مئی ۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام احتشام عمر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد عمر النور صاحب آف دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم تصور احمد صاحب خالد ابن مکرم منظور احمد صاحب شاد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ جون ۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ المتین عطا فرمایا ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

کامیابی:۔ میری بیٹی عزیزہ امۃ الجمیل سمیع صاحبہ نے انگلینڈ سے [illegible] اور دوسری بیٹی ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع صاحبہ نے انگلینڈ سے FRCS کیا ہے۔ ان دونوں نے سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الثالث) سے گولڈ میڈل بھی حاصل کئے تھے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو مستقبل میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور۔

○ عزیزہ شازیہ مقصود بنت چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال نے لاہور بورڈ سے F.Sc (پری میڈیکل گروپ) میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۸۵۱ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوفہ مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب سابق امیر ضلع بدین کی پوتی اور موجودہ امیر ضلع بدین کی بھتیجی ہے۔ عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ قرۃ العین نے امسال ملتان بورڈ کے انٹر کے امتحان میں پری میڈیکل گروپ میں ۹۰۶/۱۱ نمبر حاصل کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی مستقبل کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری اللہ دتہ صاحب مورخہ ۲۴ مئی ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی بعمر ۸۰ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ سابق ناظر مال کی ہمشیرہ اور حضرت میاں خدا بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی تھیں۔ اور آپ ایک عرصہ تک مقامی لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ موصیہ تھیں اسلئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۲۵ مئی ۹۱ء کو بعد نماز ظہر البیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کرائی۔ موصوفہ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔
آپ نے بیوہ، دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔
قارئین سے موصوف کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

محترمہ ناصرہ حمید صاحبہ زوجہ مکرم محمد حمید صاحب ساکن اے/۶۶ فیروز پور روڈ لاہور وصیت نمبر ۱۸۶۵۲ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ جس کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس
کارپرداز ربوہ

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز خاں صاحب آف قاضی احمد (سندھ) کی والدہ صاحبہ بہت بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۶۳ میں ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید ولد چوہدری محمد عبداللہ قوم جٹ ہنجرا پیشہ طب عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) گھڑی مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت طبابت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید بیت الفضل جلال پور روڈ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک غلام نبی شاہد وصیت نمبر ۱۹۹۶۱ گواہ شد نمبر ۲ غلام محمود وصیت نمبر ۲۵۰۹۹۔

مسل ۲۸۰۶۴ میں مبرور رائیز جتالہ زوجہ عمران الحق جتالہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کیلیفورنیا امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۹ ۱/۲ اونس جس میں ٹانکہ اور موتی شامل ہیں مالیتی 3800/ ڈالر (۲) انگوٹھی ڈائمنڈ ۳ عدد مالیتی 2500/ ڈالر (۳) گھڑی طلائی ۲۴ کیرٹ مالیتی ایک ہزار ڈالر۔ حق مہر دس ہزار ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

جب اللہ تعالیٰ کی میری طرف نگاہ اٹھے گی تو کہیں میرے وجود پر بدصورتی کے نشان نہ ہوں۔ ورنہ مجھ پہ اعتراض آجائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔

پس بحیثیت نوع ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ہی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حسین ترین وجود بن جائے۔"

(خطبہ نکاح فرمودہ ۱۰ جون ۱۹۷۲ء)

بال۔ وقت سے پہلے گرنا اور سفید ہونا۔ نظر کی کمزوری۔ سفید موتیا۔ "جرمن ہومیو علاج" مؤثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں۔
اوقات کار: شام ۵:۳۰ تا ۸:۳۰ تعطیل: اتوار
عزیز ہومیوپیتھک سٹور
یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی۔ ربوہ فون ۴۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب عزیز آباد کراچی	-/۱۰۰
" چوہدری صلاح الدین صاحب دستگیر کراچی	-/۱۰۰
" طارق احمد صاحب سانگھڑ	-/۱۰۰
" فصیح الرحمٰن صاحب جالب سانگھڑ	-/۵۰
" ماسٹر محمد سلیم صاحب ناصر سانگھڑ	-/۵۰
" ظفر اقبال و نعیم احمد صاحب سانگھڑ	-/۱۵
" چوہدری فراز احمد صاحب اعجاز کراچی	-/۱۰
محترمہ امۃ العزیز صاحبہ گرلز ہائی سکول نواب شاہ	-/۱۰۰
مکرم لطیف احمد صاحب شاد احمدیہ ہال کراچی	-/۱۰۰
" رشید احمد صاحب سیکرٹری مال صدر کراچی	-/۱۰۰
" سلیمان احمد صاحب شاہد کراچی	-/۵۰
" ریاض محمود صاحب باجوہ مربی سلسلہ	-/۱۰۰
" مولوی عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ	-/۱۰۰
محترمہ امۃ المتین صاحبہ چک چٹھہ گوجرانوالہ	-/۱۰۰
مکرم محمد اجمل صاحب میانی ضلع سرگودھا	-/۵۰
" ملک محمد بخش صاحب گھوگھیاٹ سرگودھا	-/۵۰
" ملک منور احمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	-/۱۰
" ملک سردار محمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	-/۱۰
" قمر فیروز صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	-/۱۰
" ملک ظہور احمد صاحب ۳۵ شمالی سرگودھا	-/۵
" عبدالقادر صاحب ولد صالح محمد صاحب منگلا ضلع سرگودھا	-/۲۰
" بشیر احمد صاحب ۱۶۸/۱۷۱ منگلا ضلع سرگودھا	-/۱۰
" عبدالمجید صاحب منگلا ضلع سرگودھا	-/۱۰
" محمد پناہ صاحب منگلا ضلع سرگودھا	-/۵
" نوید احمد صاحب ولد عبدالقادر صاحب منگلا ضلع سرگودھا	-/۵
محترمہ مسز شفیق اختر صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ	-/۱۰۰

اعلان تعطیل

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲ اور ۲۳ جولائی کو دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے ان ایام میں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی نے جمعرات کی شام آئین کا ۱۲ واں ترمیمی بل منظور کر لیا جس کے تحت حکومت کو خصوصی عدالتوں کے قیام اور متاثرہ علاقوں میں ہنگامی حالات نافذ کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

○ انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے بارہویں آئینی ترمیم کو غیر جمہوری مضحکہ خیز اور بنیادی حقوق کے خلاف قرار دیا ہے۔ لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں کمیشن کے ارکان نے کہا کہ جس طرح بھارتی عدالتوں نے پارلیمنٹ کی منظور کردہ ترامیم مسترد کر دی تھیں ہماری عدالتوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

○ سردار عبدالقیوم آزاد کشمیر کی صدارت سے مستعفی ہو گئے اور سپیکر اسحٰق ظفر نے قائمقام صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ سردار عبدالقیوم اسمبلی کا ممبر منتخب ہو کر وزیر اعظم کا منصب سنبھالنا چاہتے ہیں۔

○ جھنگ میں جمعہ کی شام نامعلوم افراد نے شہر کی لال مسجد کے قریب فائرنگ کر دی جس سے تین افراد ہلاک اور تیرہ زخمی ہو گئے ہلاک ہونے والوں میں ایک چھوٹا بچہ بھی شامل ہے۔ ادھر سبز منڈی میں ایک کریکر کا دھماکہ ہوا۔ پرانے شہر میں کرفیو نافذ ہے جس کی وجہ سے لوگ جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھ سکے۔

○ چینی انجینئروں کے اغوا میں ملوث ایک بدنام ڈاکو علی چانڈیو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا جبکہ اس کے دو ساتھیوں اور سات دیگر مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ نیو کراچی کے علاقہ میں نامعلوم شخص کی ایک نعش ملی ہے۔ گذشتہ نو روز میں اس طرح کا یہ آٹھواں واقعہ ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے سری نگر اور نواحی قصبوں میں گھر گھر تلاشی کے دوران ایک سو کشمیری نوجوان گرفتار کر لئے ہیں۔

○ بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر سفارتی طور پر حل کرنے کے لئے ایک طرف تو کشمیر میں کچھ شخصیات سے مذاکرات شروع کئے جا چکے ہیں۔ اور دوسری طرف کشمیر میں بھارتی فوجوں کو کارروائیاں تیز کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ سری لنکا میں ایک فوجی کیمپ کے آس پاس جاری شدید لڑائی میں مزید ۱۰۰ سے زائد تامل چھاپہ مار اور ۱۵ فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ امریکی صدر بش نے یونان اور ترکی کے درمیان متنازعہ جزیرے کے سلسلے میں ثالث بننے کی پیشکش کی ہے۔

○ خلیجی جنگ سے پہلے عراق میں مقیم امریکی سفیر مس ایپرل گلاسپی کے کردار کے بارے میں امریکہ کے محکمہ خارجہ اور سینیٹ کی کمیٹی میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ محکمہ خارجہ نے سابق خاتون سفیر کے بارے میں کمیٹی کو معلومات دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ چین میں کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری سمیت سات افراد کو بدعنوانی کے الزام میں سزائے موت سنا دی گئی۔ یہ فیصلہ ٹیلیویژن پر بھی نشر کیا گیا۔

بقیہ: ص ۷ سے آگے

رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ مبرور اینز جتالہ زوجہ عمران الحق جتالہ کیلفورنیا امریکہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امیر الدین وصیت نمبر ۱۸۱۴۹ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرام الحق جتالہ وصیت نمبر ۲۵۴۰۰۔

ربوہ ٹیلی فون ڈائریکٹری ☎

ربوہ کی نئی ٹیلی فون ڈائریکٹری شائع ہو چکی ہے تمام جماعتوں کو ربوہ کے ٹیلیفون نمبروں کی ضرورت ہوتی ہے آج ہی ان دکان سے طلب فرماویں۔ قیمت دس روپے

جاوید پان شاپ رحمت بازار۔ عبدالغفور صاحب
اکمل پبلک کال آفس اقصیٰ روڈ۔ اکبر خانی صاحب
ذلیشان شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ
گفٹ سنٹر گول بازار
گلشن بیکری نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ
مہر الدین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ
محمود شاپنگ سنٹر دارالعلوم وسطی
دواخانہ دارالحکمت رحمت وسطی کچا بازار

بلڈنگ کرایہ پر چاہیئے

ڈلیسنٹ انگلش سکول ربوہ کیلئے بلڈنگ کرایہ پر درکار ہے۔ خواہشمند احباب اس پتہ پر رابطہ کریں۔
نصیر احمد مکان نمبر ۲۱/۲۶
دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون نمبر — ۵۱۹

کاروبار کا سنہری موقع

ہمیں اپنی پلاسٹک پیکنگ کی مصنوعات کی مارکیٹنگ کیلئے ہر شہر میں ایسے افراد کی ضرورت ہے جو کم سرمایہ سے منافع بخش کاروبار کرنے کے خواہشمند ہوں۔
ظفر علیم پلاسٹک ورکس
۱۳/۴ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ